حیاتیاتی سیاست کا تصور اور دوسرے ناقدین کی رائے

The Concept of Bio Politics and Opinion Other Critics

محمد اکبرعلی [i] ڈاکٹر عقیلہ بشیر [ii]

Abstract:

Bio Politics is in fact political relation between the administration or regulation of life and political laws are introduced to sustain the life but beneath the power layer different critics such as Michel Foucault, Homi Bhabha, Edward Said and Spivak are famous to show the actual face of political power and its negative consequences. The term "Bio Politics" was first used by Rudolf Kjellen in 1905 in his book "The Great powers" Foucault terms refers to the intersection between power (political, economic, judicial etc.) and the individual's bodily autonomy. Bio Politics is a broad term which entered to post-colonial studies. According to post-colonial theorists, present within the colonial setting are various mechanisms of power Infact the consolidate the political authority of the colonizer, in other words we can say that Bio political is thus the means by which a colonizing force utilizes political power to regular and control the body autonomy of the colonized subject. All these are shown in the work of Michel Foucault (the history of Sexuality), Edward said (orientalism), Homi Bhabha and Spivak (can the subaltern speak).

Keywords: *Regulation, Beneath the Power, Political Power, Negative Consequences, Post-Colonial*

حیاتیاتی سیاست درحقیقت انتظامیہ یا زندگی کے ضابطے کے درمیان سیاسی تعلق ہے۔ جو سیاسی قوانین زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے متعارف کرائے جاتے ہیں وہ طاقت ور کے نیچے ہوتے ہیں۔ مشل فوکو، ہومی بھابھا، ایڈورڈ سعید اور سپیواک نے اس سیاسی تناظر کو موضوع بنایا۔ "بایو پولیٹکس" کی اصطلاح سب سے پہلے روڈولف کجیلن نے اپنی کتاب "دی گریٹ پاورز" میں ۱۹۰۵ میں استعمال کی تھی۔ جس سے مراد طاقت (سیاسی، معاشی، عدالتی وغیرہ) اور فرد کی جسمانی خودمختاری کے درمیان تعلق ہے۔ بایو پولیٹکس ایک وسیع اصطلاح ہے جو پوسٹ نوآبادیاتی مطالعات میں داخل ہوئی ہے۔ مابعد نوآبادیاتی نظریہ نگاروں کے مطابق، نوآبادیاتی ترتیب کے اندر طاقت کے مختلف میکانزم موجود ہیں جو کہ نوآبادیات کے سیاسی اختیار کو مستحکم کرتے ہیں، دوسرے لفظوں میں: بایو پولیٹیکس وہ ذریعہ ہے جس سے نوآبادیاتی قوت سیاسی طاقت کو باقاعدہ استعمال کرتی ہے۔ یہ مقالہ انھی مباحث پر مشتمل ہے۔

کلیدی الفاظ: ضابطہ ، طاقت کے اصول ، سیاسی طاقت ، منفی نتائج ، مابعد نوآبادیات۔

حیاتیاتی سیاست ایک ایسے نظام کی طرف توجہ مبذول کراتی ہوئی اصطلاح ہے کہ جس میں انتظامی طور پر ایسے قوانین متعارف کروائے جاتے ہیں کہ جن کی مدد سے لوگوں کی زندگیوں پر اختیار کو ان قوانین کے تابع کردیا جاتا ہے گویا سیاسی مداخلت سے انتظامی طور پر ایسے ماحول کی پیدائش کہ جس سے بظاہر مفاد

[i] اسکالر، پی ایچ ڈی اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان(Corresponding Author)

[ii] پروفیسر، شعبہ اردو، بہاءُ الدین زکریایونیورسٹی ملتان

عامہ کی جھلک ہو مگر پس پردہ فیصلوں کا تعین کسی خاص قوت کے زیر اثر ہو اور اس طاقت کا اطلاق بھی عوام پر کیا جا رہا ہو۔

تاریخی حوالے اگر دیکھا جائے تو قرون وسطیٰ میں اس اصطلاح کو سب سے پہلے Body Political کے نام سے Rudolf Kjellen نے استعمال کیا۔ انھوں نے ۱۹۰۵ میں اپنی کتاب The Great Powers میں اس تصور کو واضح انداز میں متعارف کروایا۔

> ''مشل فوکو نے اسے ''حیاتیاتی طاقت'' کے ساتھ زندگی پر سیاسی اور سماجی طاقت کے ہتھیار کے طور پر دیکھا ہے۔'' (۱)

کیوں کہ انھوں نے نہ صرف اسے سیاسی طاقت کے استعمال کے طور پر دیکھا ہے بلکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اس کے اثرات سے بھی پرکھا ہے۔

پس نوآبادیاتی مطالعے میں ایڈورڈ سعید کا نام اس حوالے سے بھی اہم جانا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنی شہرہ آفاق کتاب Orientalism مشرق شناسی میں اس سیاسی طاقت کو حاشیے پر پڑے ایسے لوگوں پر استعمال ہوتے دیکھا ہے کہ جس میں اس پسے ہوئے طبقہ کو ان من پسند قوانین کی پاسداری کی قبولیت اس تناظر میں کروائی جاتی رہی ہے کہ جس میں یہ قوانین انہیں ثقافت کی بہتری اور ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

فرانز فینن نے اپنی کتاب The Wretched Person افتادگان خاک'' میں اس تصور کے حوالے سے پسماندہ اور پسے ہوئے طبقہ پر سیاسی طاقتوں کے حوالے سے انتظامی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے مکمل کنٹرول اور رسائی حاصل کرنا گردانا ہے اس مظلوم طبقہ پر قوانین کا متعارف کروانا اور پس پردہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ہدف اس نوآبادیاتی دور کی اصل جھلک تھی جس کا چہرہ واضح طور پر فینن نے اپنے کام میں دکھایا ہے۔

فرانسیسی فلسفی مشل فوکو نے سب سے پہلے کالج ڈی فرانس میں ۱۹۷۵-۷۶ کے دورانیہ میں اپنے لیکچرز Society must be defended میں اس اصطلاح کو استعمال کیا۔ فوکو نے اس تصور کو اپنی پہلے سے متعارف کردہ اصطلاح Bio Power حیاتیاتی طاقت کے طور پر دیکھا ہے جب کہ ''ریاستی طاقت'' کے وسیع تناظر

میں اس کی منظر کشی کی ہے اس طرح یہ حیاتیاتی سیاست کا تصور سماجی سائنس کے علوم میں ایک منفرد حیثیت سے ابھر کر سامنے آیا۔ کیوں کہ :

"مشل فوکو نے "حیاتیاتی سیاست" کو طاقت کی ایک نئی ٹیکنالوجی کے ہتھیار کے طور پر دیکھا ہے۔"(۲)

جو کسی معاشرے میں مختلف معیارات کے طور پر مختلف حوالوں سے ایک خاص انداز میں ہماری زندگیوں میں سرایت کرتی ہوئی نظر آتی ہے کبھی کبھار اس کا استعمال کسی انتظامی کنٹرول کے لیبل سے متعارف کروایا جائے گا تو کبھی اسے معاشرے کی ترقی سے جوڑ کر جدید آہنگ میں لپیٹ کر پیش کیا جائے گا۔ مشل فوکو نے اسے ایک ایسے انتظامی آلے سے تشبیہ دی ہے کہ جس سے کسی بھی معاشرے میں موجود مکمل آبادی پر لڑائی جھگڑے کے بغیر کنٹرول کو ممکن بنایا جا رہا ہوتا ہے۔ اور یوں نو آبادیاتی نظام میں اس آلے کی مدد سے گویا وہاں کے مکینوں پر حکومت کی اور اسے وسیع انداز میں ممکن بنایا گیا۔ فوکو نے اپنے تصور کی مزید وضاحت اپنے دو لیکچرز The Birth of bio Politics اور The courage of Truth میں بیان کی ہے۔ فوکو نے نہ صرف اسے زندگی پر اختیار کے طور پر دیکھا ہے لیکن زندگی اور لذت دونوں پر اس سیاسی طاقت کے اثر کو قرون وسطیٰ سے لیکر موجودہ مغربی معاشرے تک پرکھا ہے کہ جس سے کسی بھی معاشرے کے افراد سے نہ صرف ان کے انداز زیست چھین لیے جاتے ہیں بلکہ ثقافت اور زندہ رہنے کے حق سے بھی ہر طرح سے محروم کر دیا جاتا ہے اور فوکو نے انہی چیزوں کے حصول کو "حیاتیاتی سیاست" کے اہداف کے طور پر متعارف کروایا ہے۔

اس کا بنیادی مقصد روشن خیالی جیسے پراجیکٹ متعارف کروا کر اور انسانی زندگی کو سیاست کا مرکز بنا کر ان کے کردار کو غیر فعال بنانا مقصود تھا تاکہ عوام پر ہر طرح سے مکمل کنٹرول حاصل کیا جا سکے۔ ڈاکٹر اقبال کے مطابق :

"فوکو نے کے نزدیک جدید انسان وہ حیوان ہے جس کی سیاست اس کے وجود کو سوالیہ نشان بنا دیتی ہے یہ حیاتیاتی سیاست کی نشوونما کا ہی نتیجہ ہے کہ فوکو نے اس کی اصل صورت اپنی کتابوں Madness and

Civilization اور Discipline and punish میں دکھائی ہے۔" (۳)

حیاتیاتی سیاست کی واضح صورتحال کو نوآبادیاتی دور میں دیکھا جا سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ ریاستی معاملات بھی کسی بھی طرح سے ایک پیچیدہ ڈھانچے میں اس پر عمل کر رہے ہوتے ہیں جن میں عوام کو مزاحمت کے عنصر سے معدوم کرنا شامل ہوتا ہے اور طاقت کے بل بوتے پر اپنے مقاصد کی تکمیل شامل ہوتی ہے۔ حقیقی طور پر آبادی کے جس حصے پر ان مقاصد کی تکمیل کی جارہی ہوتی ہے وہ حیاتیاتی سیاست میں شامل ہوتے ہیں مثلاً عورتوں کے حقوق کی صدا کو دبا دینا، حمل ضائع کرنا، آبادی کے کنٹرول کے طریقے، متعارف کروانا گویا معاشرے سے عورت کو بمعہ حقوق بے دخل کر دینا اس زمرے میں آتا ہے جہاں انھوں نے معاشرے کے لوگوں کے لیے انتظامی حوالے سے حقوق کی دستیابی کو یقینی بنانا تھا۔ انھوں نے اس کی مخالف سمت میں رہ کر حقوق کو سلب کرنا ہی بہتر جانا اور حیاتیاتی طاقت Bio Power کے ذریعے حیاتیاتی سیاست Bio Politics معاشرے کے ہر فریق یعنی مرد و عورت کے جسم کی آزادی کو ختم کرنے کا لبادہ اوڑھ کر انھوں نے کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ جدید روشن خیالی پراجیکٹ پر مشتمل معاشرہ ہو یا نوآبادیاتی دور دونوں اس کی تصویر پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

مشل فوکو نے حیاتیاتی سیاست کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے اور انہیں مزاحمتی قوت سے دور رکھنے کے لیے طاقت کے عمل کا جائزہ بھی لیا۔ اگر تاریخی حوالے سے اس تصور کا واضح تجزیہ دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ فوکو نے ہی اسے پیش کیا ہے۔

سترہویں صدی کے آغاز میں جس طرح ریاستی سطح پر لوگوں کے حقوق کو سلب کیا گیا، پاگل خانوں کا قیام عمل میں لایا گیا اور طاقت کے بل بوتے پر انہیں مجبور و محکوم زندگی کا باشندہ بنا دیا گیا یہ ایسی مثال تھی کہ جس کے پس پردہ ریاستی سطح پر کسی مقتدر طبقے کی بالا دستی کے ساتھ ساتھ اس کی برتری کو قائم کرنے کا گویا خفیہ انداز تھا ان قوانین سے انحراف کرنے والے افراد کو بیمار زدہ اور پاگل کا نام دے کر ہمیشہ کے لیے خوف کی فضا میں بھیج دیا جاتا تھا تاکہ مزاحمتی اثر کو آنے والے وقت میں مزید کم کیا جا سکے ایک طرف فوکو نے انسانی سائنس کے مطالعہ اور سماجی حقوق کے حوالے سے مقتدر طبقہ کی اصل تصویر کو ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ تو وہیں پر نچلے طبقے کو مزاحمتی قوت سے بھی آشنا کر دیا ہے تاکہ یہ اپنی طاقت کے مثبت استعمال

سے فائدہ اٹھا سکیں۔ فوکو نے اس حوالے سے ایک انٹرویو میں پراثر بیان دیا کہ:

"میرا کردار صرف اسی پر زور لفظ میں پوشیدہ ہے کہ لوگوں کو اس بات کا ادراک دوں کہ وہ اس سے کہیں زیادہ آزاد ہیں جتنا وہ سوچتے ہیں۔" (۴)

یہ تمام خیالات فوکو نے کے اس مطالعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جس میں فوکو کی دلچسپی طاقت کی متجاوز راہوں اور مغلوبانہ کیفیت سے نکلنے میں دکھائی گئی تھی۔ جو اس بات کی متقاضی ہے کہ اپنی ذات کو بیداری اور حوصلے کی کیفیت اس تصور سے ملے جس سے کوئی بھی اپنی ذات کے حوالے سے اور اس ذات سے وابستہ حقوق کے حوالے سے آگاہی حاصل کر سکے اور یہی آزادی کے لیے سچائی ہے کیوں کہ اس کا تعلق بذات خود انسان سے وابستہ ہے۔ انسانی وجود کے حوالے سے جو عالمگیر ضروریات وابستہ ہیں ان کے تصور سے علیحدہ ہو کر سوچنے کی گویا تحریک مہیا ہوتی ہے لیکن یہاں پر آزادی کبھی پائیدار نہیں رہی بلکہ اس کی برقراریت کو ہمیشہ آزمایا جاتا رہا ہے۔ اس طرح فوکو اسے جامد یا ٹھوس آزدی Concreate Liberty کا نام دیتا ہے۔ کیوں کہ اسے ہمیشہ ایک خاص طبقہ اور خاص حدود کے اندر ہی کار آمد سمجھا گیا ہے اس کے علاوہ معاشرے کے دوسرے افراد اس تصور اور صورتحال سے عاری تھے یا انہیں وہ حقوق حاصل نہ تھے جو آزادی کے تصور سے ہمارے اذہان میں آتے ہیں کیوں کہ اسے واضح طور پر فوکو نے اپنی کتاب پاگل پن اور تہذیب Madness and Civilization میں بیان کیا ہے۔ کینیڈا کی Queen's University Kingston کے فلسفہ کے پروفیسر نے ان کے اس طریقہ مطالعہ پر اپنی رائے یوں دی ہے کہ:

"مشل فوکو نے ایسی فالج زدہ بند گلی سے بھی راستوں کی نشاندہی اور وضاحت کی ہے جو طاقتی تعلق اور سچائی کے کھیل کی واضح صورت کے عکاس ہیں۔" (۵)

زندگی کی طاقت اور اس کی ذمہ داری کے حوالے سے مشل فوکو کا تجزیہ کافی حد تک ایسے معاشرتی پوشیدہ عناصر کی نشاندہی کرتا ہے کہ جو مختلف انداز سے یہ متعین کرتے ہیں کہ معاشرے میں کن لوگوں کو جینے کا حق حاصل ہے اور کن لوگوں کو معدوم ہو جانا چاہیے۔ اس سلسلہ میں مشل فوکو نے ایک اصلاح Thanatopolitics استعمال کی ہے جو ایک طرح سے Bio Politics کی مخالف سمت کا اظہار ہے اور دوسری

طرف کسی ایسے خود ساختہ اختیار کی وسعت کا نام بھی ہے کیوں کہ Right to Kill جان سے مارنے کا حق اس کے مفہوم میں واضح ہے۔ مشل فوکو نے اس تناظر میں واضح انداز میں جدید انسان کو ایک جانور سے مشابہ قرار دیا ہے کیوں کہ اس کے وجود کا تعین سیاست کے ذریعے ممکن دکھائی دیتا ہے یا سیاست اسے جینے کا حق دے رہی ہوتی ہے جو کہ ایک سوالیہ نشان ہے اس حوالے سے فوکو کا یہ بیان سیاست کی اصل تصویر کشی کرتا ہے:

> ”میرا نکتۂ نظر یہ نہیں ہے کہ ہر چیز بری ہے بلکہ یہ ہے کہ ہر چیز خطرناک ہے۔“(۶)

مشل فوکو کے حیاتیاتی طاقت اور حیاتیاتی سیاست کے نظریات انکی اپنی کتاب The History of Sexuality Vol I 1976 کے آخری باب میں وسعت کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں اور وہیں پر طاقت کا جنیالوجی طریقہ مطالعہ ہمیں اس بات کی آگاہی دیتا ہے کہ عوام پر اس طاقت کا حقیقی مقصد نظم وضبط قائم کرنا اور قوانین کا نفاذ شامل تھا۔ مگر اس طاقتی ڈھانچے کے نیچے کی تہہ اس وقت بے نقاب ہوئی جب مشل فوکو نے سترہویں صدی سے انیسوی صدی تک مختلف مغربی معاشروں میں طاقت کے منفی اثر کو سرایت پذیر ہوتے دکھایا اور اس طرح انھوں نے طاقت اور انتظامی حوالوں سے پہلی مرتبہ کالج ڈی فرانس میں ۱۹۷۵-۷۶ Society Must be Defended میں اس نکتہ نظر کو واضح کیا اس کے علاوہ ان کے لیکچرز کی دو سیریز جن کے عنوانات The Security, Territory population 1977 اور The birth of bio politics 1978 میں اس کا واضح اظہار کیا ہے اس طرح فوکو نے حقیقت میں ہمیں ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنے میں مدد دی کہ جس پر حیاتیاتی سیاست کے تصور کو قابل بحث گردان کر اس کا مطالعہ نگاہِ عمیق سے کیا جا سکتا ہے۔ انتظامی امور میں جس طرح طاقت اپنے نفوذ کو یقینی بناتی ہے اس طرح فوکو کے بقول:

> ”حیاتیاتی سیاست اور حیاتیاتی طاقت کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے۔“(۷)

کسی بھی معاشرے میں جہاں طاقت کا استعمال وہاں پر موجود زندگی کی برقراریت، انتظامی حوالوں سے یقینی پن کے ذریعے ممکن تھا وہیں پر اس طاقت کے استعمال کے طریقہ کار میں اس طرح وسعت دی گئی

کہ جس طاقت نے اپنے مثبت اثرات کے ذریعے زندگی کی بھاگ دوڑ میں حصہ لیا تھا اسی سے سیاسی مقاصد کا حصول ہونے لگا اور:

"اسی معاشرے کی عوام کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں کو محکوم بنا کر بظاہر ایک ایسے معاشرے کا خواب دکھایا گیا کہ جس سے ان کی ترقی کو لف کر دیا گیا ہو۔" (۸)

مگر حقوق کے غصب ہونے سے لے کر علاقائی وسائل کے استحصال تک کے نتائج کو فوکو نے اس طاقت کی پوشیدہ صورتوں میں دکھایا ہے۔

پس نوآبادیاتی مطالعہ طاقت کے اس بے جا استعمال کی دعوت فکر دیتا ہوا ہمیں مغربی معاشرے کی اصل تصویر کشی کرتے ہوئے نظر آتا ہے کیوں کہ یہ ایڈورڈ سعید کے مطالعہ کے حوالے سے اہم گردانی جاتی ہے اس سے قبل اور فوکو نے ان امور پر توجہ دی لیکن ایڈورڈ سعید کا گہرا تجزیہ اس حوالے سے قابل ذکر ہے:

"حکمران قوتیں خصوصتاً بیرونی اپنی رعایا کی خدمت کی آڑ میں اپنی طاقت کا فروغ چاہتی ہیں چناں چہ جہاں بھی نوآبادیاتی سلسلے ہیں وہاں پر یہ صورت دیکھی جاسکتی ہے۔" (۹)

اس طرح ایڈورڈ سعید کی نگاہ میں گویا حکمرانوں کا ذریعہ مطالعہ تفہیم ہو، علم ہو یہ سب ان کی حکمرانہ چالوں کا اظہار ہے اس طرح طاقت سے نوآبادیاتی مطالعہ ہو یا اس معاشرے کی حقیقی تصویر کشی کسی بھی طرح سے انکار ممکن نہ ہے طاقت کے اس اظہار کو کسی بھی معاشرے میں ایڈورڈ سعید کی طرح Homi Bhabha اور Gayatri Spivak نے بھی اپنے مطالعہ میں واضح کیا ہے۔ یورپ اور اس کے دوسرے "Europe and its Others" کے نام پر جو موضوع زیر بحث تھا اس کانفرنس میں اگرچہ بھابھا نے:

"سیاہ اور سفید کے درمیان برتری اور کمتری کا سوال اٹھایا لیکن حقیقت میں یہ طاقت کی برتری اور کمتری کا سوال تھا۔" (۱۰)

کسی خود ساختہ حاکمیت اور محکومیت، تہذیب یافتہ اور کم تہذیب یافتہ حدود کی طرف اشارہ تھا۔

جس سے اصل تصویر کشی کی گئی اس طرح گائتری کا مشہور مقالہ "Can the Subaltern Speak" ان کے اس مشہور نکتے نظر کی عملی مثال تھی کہ جس میں انھوں نے:

"حیاتیاتی سیاست کی نفوذ پذیری کو دکھایا ہے۔" (۱)

بعد میں کئی لیکچرز کے اضافے سے ایک کتابی شکل میں ۱۹۹۹ء میں Critique of Post-Colonial Reason کے نام سے سامنے آیا اور اس میں انھوں نے مزدوروں، کسانوں، حکمران طبقے کے حوالے سے چھوٹے طبقات میں تقسیم کر کے ان کے حقوق غصب کرنے کے انداز پر سوالیہ نشان چھوڑا ہے:

"عورتوں کے حقوق کے استحصال کے حوالے سے ان کی آواز بھی طاقت
کے خلاف مزاحمت کے طور پر سامنے آتی ہے۔" (۲)

الغرضیکہ تمام مفکرین نے طاقت کے منفی استعمال کے بھیانک نتائج کو زندہ مثالوں کی صورت میں پیش کیا ہے لیکن:

"فوکو نے براہ راست طاقت کے استعمال کو نچلی سطح میں اثر انداز ہو کر
ہمیشہ محکوم طبقہ کی پیدائش کے طور پر دکھایا ہے۔" (۳)

جس سے ان تمام متعارف کردہ چیزوں کی مرقع کشی ممکن ہو جاتی ہے کہ جو مقتدر طبقہ کی صورت میں اس طاقت کو زندگی اور موت دونوں کے حقوق کے طور پر استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔

حوالہ جات

1. Gunneflo, Markus (2015), Rudolf Kjellen, *Nordic bio politics before the welfare state*, P 36.
2. Michel Foucault: *Security, Territory population*, 2007, P 1.

۳. اقبال آفاقی، ڈاکٹر، مابعد جدیدیت (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۱۶ء)، ص ۳۹۷۔

4. Michel Foucault: *Society Must be defended*, picador, P 242.
5. Foucault, Michel, *Society Must be Defended, Lectures at the college de France, 1975-76* (New York: St-Mastin's Press, 1997), P 242.
6. Nayer, P.K 2019, *Fanan and Bio politics, in Frantz Fanon and Emancipatory social theory*, P217.
7. Michel Foucault 2007: *Security, Territory population, 1977-1978*, P:311
8. Foucault, Michel 1997, *Society Must be Defended, Lectures at the college de France, 1975-76*, P243.
9. Said, E.W., (1979), *Orientalism-vintage*, P 113.
10. Stephen J. Ball, Foucault, *Power and Education* (London: Routledge publication, 2013), P 147.
11. Ibid, P143.
12. Gutting Gary, Foucault, *A very short introduction* (London: Oxford university press, 2005), P20.

۱۳. پروفیسر عتیق اللہ، تنقید کی جمالیات (جدیدیت، مابعد جدیدیت)، جلد ۵، ص ۳۹۷۔